بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ

جو دن اور جمعے ہم نے رمضان میں گزارے ہیں اور جو برکات ہم نے رمضان میں حاصل کی ہیں

ان پر قائم رہتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ اگلے رمضان کا استقبال کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 1 جولائی 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الجمعہ کی درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ○ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ وَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ○ وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَۃً اَوۡ لَہۡوَۨا انۡفَضُّوۡۤا اِلَیۡہَا وَتَرَکُوۡکَ قَآئِمًا ؕ قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ مِّنَ اللَّہۡوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ ؕ وَاللّٰہُ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ○

اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کی فرضیت کا جب حکم دیا تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ جب رمضان شروع ہوا تو ہم میں سے بہت سے سوچتے ہوں گے کہ گرمیوں کے لمبے دن ہیں اور ان میں یہ تیس روزے پتا نہیں کس طرح گزریں گے بڑی مشکل پڑے گی لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گنتی کے چند دن ہیں یہ دن بھی گزر گئے۔ فرمایا: آج رمضان کا آخری جمعہ ہے باقی پانچ یا بعض جگہوں پر شاید چار روزے رہ گئے ہوں ان چار پانچ دنوں میں بھی ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اگر کوئی کمیاں رمضان سے پورا استفادہ کرنے میں رہ گئی ہیں تو انہیں ہم ان دنوں میں دور کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری پردہ پوشی فرمائے ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں رمضان کی برکتوں سے محروم نہ رکھے۔ آج جیسا کہ میں نے کہا کہ رمضان کا آخری جمعہ ہے جسے عام اصطلاح میں جمعۃ الوداع کہتے ہیں۔ عام مسلمانوں میں تو اس جمعہ کو رمضان کا آخری جمعہ سمجھتے ہوئے اور یہ تصور رکھتے ہوئے کہ اس جمعہ میں ساری دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور اس جمعہ کی ادائیگی سے سارے سال کی چھوٹی ہوئی نمازیں اور جمعوں اور ہر قسم کی عبادتوں کی ادائیگی کا حق بھی ادا ہو جاتا ہے جو اس میں شامل ہو جائے لیکن ایک حقیقی مؤمن کا یہ تصور نہیں۔ یہ ایک انتہائی غلط تصور ہے ایک احمدی اور حقیقی مؤمن کے نزدیک تو ایسی باتیں اور ایسی سوچیں دین کے ساتھ استہزاء کرنے والی چیزیں ہیں۔ ایک دفعہ ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال ہوا کہ مسلمانوں میں یہ رواج ہے کہ جمعۃ الوداع کے دن لوگ چار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور اس کا نام قضائے عمری رکھتے ہیں اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ گذشتہ نمازیں جو ادا نہیں کیں ان کی تلافی ہو جائے اس کا کوئی ثبوت ہے یا نہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟ کیا یہ جائز ہے؟

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک فضول امر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص عمداً سال بھر اس لئے نماز ترک کرتا[1] ہے کہ قضائے عمری والے دن ادا کرلوں گا تو وہ گناہگار ہے اور جو شخص نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور اس نیت سے پڑھتا ہے کہ آئندہ نماز ترک نہ کروں گا تو اس کے لئے حرج نہیں۔ فرمایا ہم تو اس معاملے میں حضرت علی کا ہی جواب دیتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب کا واقعہ یوں ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ایک شخص بے وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ نماز کا وقت نہیں تھا نماز پڑھ رہا تھا۔ کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ آپ خلیفہ وقت ہیں اسے منع کیوں نہیں کرتے کہ غلط وقت پہ نماز پڑھ رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس آیت کے نیچے ملزم نہ بن جاؤں۔ ارءیت الذی ینھی عبدا اذا صلی۔ یعنی کیا تو نے غور کیا اس پر جو روکتا ہے ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس حوالے کے بعد فرماتے ہیں کہ اگر ندامت کے طور پر تدارک مافات کرتا ہے تو پڑھنے دو کیوں منع کرتے ہو آخر دعا ہی کرتا ہے۔ ہاں اس میں پست ہمتی ضرور ہے۔ حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمادیا کہ یہ پست ہمتی ہے اور اگر نیت قضائے عمری کی ہے اور اس اصلاح کی نہیں ہے۔ اگر تو اس نیت سے پڑھی کہ آج میں چار رکعتیں پڑھ رہا ہوں اور آج کے بعد میری توبہ میں آئندہ باقاعدگی سے نمازیں پڑھتا رہوں گا تو پھر تو ٹھیک ہے۔ اگر اصلاح کی نیت نہیں ہے تو پھر ایسا شخص گناہگار ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مؤمن تو اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی نیکیوں کو جاری رکھتا ہے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے جذبات سے بھرا ہوتا ہے۔ وہ تو رمضان میں سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے۔ وہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے رمضان کو الوداع کہتا ہے تو بڑے بھاری دل کے ساتھ کہ اب ہم رمضان سے رخصت تو ہو رہے ہیں لیکن ان دنوں کی یاد ہمیشہ دلوں میں تازہ رکھیں گے۔ رمضان میں جو پیاری پیاری اور نیک باتیں سیکھی ہیں ان کی جگالی کرتے رہیں گے۔ رمضان میں جو عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اسے ہمیشہ زندہ رکھیں گے اور کبھی ہمارے قدم تیرے قرب کو پانے کے لئے رکیں گے نہیں۔ ہم نے تو تیرے پیار کے عجیب نظارے دیکھے۔ جب ہم چل کر تیرے پاس جانے کی کوشش کرتے ہیں تو تو اپنے وعدے کے مطابق دوڑ کر ہمارے پاس آتا ہے۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے دنیاوی رشتوں کی یادوں کو تو تازہ رکھیں اور جو سب سے زیادہ پیار کرنے والا ہے اس کی یاد کو بھلا دیں اور اس کے احسانات کو بھلا دیں۔ اللہ تعالیٰ کے تو احسان کرنے کے انداز بھی عجیب ہیں۔ ہر ساتویں دن جمعہ رکھ کر انہی برکات کو لینے والا ہمیں بنا دیا جو جمعۃ الوداع کے دن ملنی تھیں یا ملتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ ایک مسلمان جب کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے قبول ہو جاتی ہے لیکن یہ گھڑی بہت مختصر ہے۔ پس آج کے بعد ہم اللہ تعالیٰ کی ان قرب کی گھڑیوں سے جدا نہیں ہو رہے بلکہ یہ وقت ہمیں سات دن بعد دوبارہ ملنے والا ہے۔ اگر کوئی ان نیکیوں اور ان گھڑیوں کو وداع کر رہا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہے۔ فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے جلد جلد ملنے اور اس کی رضا حاصل کرنے کا طریق سمجھاتے ہوئے بتایا کہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے بشرطیکہ انسان بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔

یہ آیات میں جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی اہمیت کے بارے میں بتایا ہے۔ خاص طور پر جمعوں میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جمعہ کی اذان کی آواز سنو تو اپنے سب کام اور کاروبار بند کرو اور جمعہ کے لئے آؤ۔ اور خطبہ جمعہ بھی نماز کا ہی حصہ ہے۔ اس لئے سستی نہ دکھاؤ کہ نماز شروع ہونے تک پہنچ جائیں گے اور نماز میں شامل ہو جائیں گے بلکہ خطبہ کے لئے پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہاں ضمناً یہ بھی ذکر کر دوں بلکہ بڑا اہم ذکر ہے کہ ایم۔ ٹی۔ اے کی سہولت ہمیں مہیا فرمائی ہوئی ہے۔ یورپ میں اور افریقہ کے بعض ممالک میں تو جمعہ کا وقت بھی ایک ہی ہے اس لئے ایک وقت جب ہے تو پھر خلیفہ وقت کا خطبہ سننا چاہئے۔ جہاں وقت کا فرق ہے وہاں بھی احمدیوں کو سننا چاہئے۔ اگر لائیو نہیں تو ریکارڈنگ سن لیں اور اس طرح اس خطبہ کے تفصیلی اقتباسات لے کر خطبات دینے والوں کو یا جہاں مبلغین مربیان خطبات دیتے ہیں ان کو اپنی جماعتوں میں اس دن یا اسی دن یا اگلے دن یا اگلے دن نہیں اگلے ہفتے یہ خطبہ سنانا چاہئے۔ یہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جماعت میں اکائی پیدا کرنے کا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے کو جو جمعہ سے خاص نسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ایجاد کے ذریعہ خلیفہ وقت کے خطبہ کو بھی اس کا ایک حصہ بنا دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہ تمہاری تجارتیں دنیاوی کاروبار اور کھیل کود تمہیں جمعہ پڑھنے سے روکنے والے نہ ہوں۔ خاص طور پر اس زمانے میں تجارتیں بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے تمہیں زیادہ مصروف رکھتی ہیں اسی طرح تمہارے کھیل ہیں اور دنیاوی مصروفیات ہیں جو بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے وقت کی حدود کا لحاظ نہیں رکھتیں۔ ان میں تم نے یا ایک مؤمن نے بہرحال جمعہ کی اہمیت کا خیال رکھنا ہے کیونکہ ایک مؤمن کی سب سے بڑی ترجیح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور یہی ایک مؤمن کی ترجیح ہونی چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو آپ کی قوت قدسی کی وجہ سے مکمل طور پر پاک ہو چکے تھے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے زیادہ مقدم تھی اس لئے ان کے بارے میں تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کاروباروں اور کھیل کود کی وجہ سے جمعہ چھوڑتے ہوں گے۔ یہ یقیناً ہمارے زمانے کی حالت کا ہی نقشہ ہے۔ مسیح موعود کے زمانے کا ہی نقشہ ہے جب دین کی ترجیح پیچھے چلی جائے گی اور دنیاوی ترجیحات سامنے آجائیں گی۔ چوبیس گھنٹے ہی تجارتوں اور کھیل کود میں مصروف ہوں گے۔ دنیا کے فاصلے کم ہو جائیں گے۔ میڈیا کے ذریعہ گھر بیٹھے ہی دنیا کی جگہ جگہ کی جو لہو و لعب اور دل بہلاوے کی باتیں ہیں ہر وقت گھر بیٹھے مل رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے وقت میں تم اگر اپنی ترجیحات درست رکھو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حاصل کرنے والے بنو گے۔ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ پڑھنے آیا کرو اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا کرو اور ایک شخص جمعہ میں پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جمعہ کی اہمیت کے بارے میں بتایا اور اسی اہمیت کے پیش نظر آپ نے اپنے زمانے میں 96-1895ء میں گورنمنٹ میں ایک تحریک کرنی چاہی کہ ہندوستان میں جمعہ ادا کرنے کے لئے دو گھنٹے کی رخصت ہوا کرے سرکاری دفتروں میں اور مسلمانوں سے دستخط لینے شروع کر دیئے لیکن اس وقت مولوی محمد حسین صاحب نے ایک اشتہار دیا کہ یہ کام تو اچھا ہے لیکن مرزا صاحب کے ہاتھ سے یہ کام نہیں ہونا چاہئے ہم خود اس کو سرانجام دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

نے فرمایا کہ ہمیں تو کوئی نام ونمود کا شوق نہیں ہے آپ خود کر لیں۔ اور آپ نے کارروائی بند کر دی پھر لیکن پھر وہ کارروائی آگے نہیں چلی لیکن بہر حال ایک موقع پر وائسرائے ہند لارڈ کرزن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک میموریل بھیجا جس میں ان کی خوبیوں کا ذکر کر کے اور مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی کا شکریہ ادا کر کے آپ نے اس میموریل میں مزید لکھا کہ ایک تمنا ان کی یعنی مسلمانوں کی ہنوز باقی ہے اور وہ امید رکھتے ہیں کہ جن ہاتھوں سے یہ مرادیں پوری ہوئی ہیں یعنی وہ مسجدیں ملی ہیں وہ تمنا بھی انہی ہاتھوں سے پوری ہوگی اور وہ آرزو یہ ہے کہ روز جمعہ ایک اسلامی عظیم الشان تہوار ہے اور قرآن شریف نے خاص کر اس دن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے۔ اس ملک میں تین قومیں ہیں ہندو عیسائی اور مسلمان۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کو ان کے مذہبی رسوم کا دن گورنمنٹ نے دیا ہوا ہے یعنی اتوار جس میں وہ اپنے مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں جس کی تعطیل عام طور پر ہوتی ہے لیکن یہ تیسرا فرقہ یعنی مسلمان اپنے تہوار کے دن سے یعنی جمعہ سے محروم ہیں۔ پھر آپ نے آگے چل کے فرمایا کہ ان احسانوں کی فہرست میں جو اس گورنمنٹ نے مسلمانوں پر کئے ہیں اگر یہ احسان بھی کیا گیا کہ عام طور پر جمعہ کی تعطیل دی جائے تو یہ ایسا احسان ہوگا جو آب زر سے لکھنے کے لائق ہوگا۔

آج مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یا علماء جو ہیں نام نہاد الزام لگاتے ہیں کہ انگریزوں کا خود کاشتہ ہے لیکن انگریز حکومت کو مسلمانوں کے مذہبی حقوق کی طرف توجہ دلائی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کسی اور مسلمان لیڈر کو توفیق نہ ملی اور یہ آپ کا ہی کام تھا کیونکہ یہ زمانہ جس میں اسلام کی اہمیت دنیا پر واضح کرنا اور اس کی حقیقی تعلیم پر عمل کروانا تھا یہ آپ کے ذریعہ سے ہونا تھا یہ آپ کے سپرد کام تھا۔ پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے ہیں ہمارے ہر عمل اور قول سے اسلام کی تعلیم کی حقیقت ظاہر ہونی چاہئے ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے یہ رمضان جن برکات کو لے کر آیا تھا اور جو برکات چھوڑ کر جا رہا ہے اسے ہم نے اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ انشاء اللہ۔ ہم نے اسلام کی عملی تصویر صرف ایک مہینہ کے لئے نہیں بننا بلکہ مستقل زمانے کے امام سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنا ہے۔

پس آج ہم سب یہ عہد کریں کہ ہم اپنے عہد بیعت کو پورا کرنے والے بنیں گے اور اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حق اسی طرح ادا کرنے کی کوشش کریں گے جس طرح ایک مؤمن سے توقع کی جاتی ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور جس کا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ رمضان کی برکات کو ہم ہمیشہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 1 July 2016

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB